بارہ دری وزیر خان

نواب وزیر خان نے ایک خوب صورت مسجد (مسجد وزیر خان) بھی تعمیر کروائی اور لاہور شہر کے باہر ایک وسیع وعریض باغ کی بنیاد ڈالی۔ اس باغ کو (نخلستان وزیر خان) کہا جاتا تھا کیوں کہ اس باغ میں کھجور کے درخت کثرت سے لگائے گئے تھے۔ لاہور برصغیر کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک اہم تاریخی وثقافتی شہر ہے۔ اس کو یہ خصوصیت بھی حاصل رہی ہے کہ متواتر آباد چلا آ رہا ہے، یہ شہر نہ صرف علم وحکمت کا مرکز رہا بلکہ اپنے خوب صورت باغات اور تاریخی یادگاروں کی وجہ سے آج بھی خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ خصوصا مسلمانوں کے عہد میں اس کی شہرت چار دانگ عالم میں تھی۔ وقت کے حکم رانوں کی بیش تر توجہ اس شہر کے فروغ پر مرکوز تھی۔ سلاطین دہلی اور مغل بادشاہوں کے آثار قدیمہ اس امر کی روشن دلیل ہیں۔ آج بھی اس شہر کے بے شمار تاریخی نوعیت کے باغات اور قدیم عمارتیں جن میں مقبرے اور بارہ دریاں قابل ذکر ہیں۔ سیاحت کے حوالے سے بہت اہم ہیں، لاہور شہر میں ہمیں مختلف اقسام کے باغات ملتے ہیں ان میں ایک قسم مقبرہ والے باغات کی ہے جیسا کہ شاہدرہ میں جہانگیر کے مقبرہ کے گرد خوب صورت باغ ہے۔ دوسری قسم سیر وتفریح کی غرض سے اگائے گئے باغات کی ہے۔ جیسا کہ شاہ جہاں کے عہد کا شالا مار باغ اور تیسری قسم ان باغات کی ہے، جن کے درمیان خوب صورت بارہ دریاں تعمیر کرائی جاتی تھیں۔ لاہور میں بارہ دری والے مشہور باغات میں دریائے راوی میں واقع کامران کی بارہ دری، نادرہ بیگم کی بارہ دری اور وزیر خان کی بارہ دری قابل ذکر ہیں۔ یہ تمام بارہ دریاں اور باغات مغل دور سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے بعد سکھوں نے بھی بعض بارہ دریاں اور ان کے گرد باغات لگائے، جن میں بارہ دری حضوری باغ اور بارہ دری چوک شوالہ (بھوگی وال) قابل ذکر ہیں۔

اگرچہ آج انسان کے ہاتھوں ان بارہ دریوں کے گرد بنائے گئے خوب صورت باغات ختم کرکے جدید آبادیاں تعمیر ہو چکی ہیں، تاہم اب بھی یہ بارہ دریاں زمانہ قدیم کی شان وشوکت کا نشان بنی کھڑی ہیں۔ شاہ جہانی عہد میں پنجاب کے گورنر نواب وزیر خان کا نام خوب صورت مساجد اور تاریخی عمارات تعمیر کروانے میں خاص شہرت کا حامل ہے۔ انھوں نے گجرات کے قریب ایک شہر وزیر آباد کی بنیاد رکھی، جو اِن دنوں اچھا خاصا شہر بن چکا ہے۔ نواب وزیر خان کا اصل نام حکیم علیم الدین انصاری تھا۔ آپ چنیوٹ (ضلع جھنگ) کے رہنے والے تھے۔ بنیادی طور پر آپ طبیب تھے مگر دور گورنری میں خوب صورت مساجد اور عمارتیں بنوا کر شہرت حاصل کی۔ لاہور میں نواب وزیر خان کی بنوائی ہوئی بارہ دری ایک خوب صورت اور دل کش عمارت ہے، جو 1635 میں تعمیر ہوئی۔ اس وقت اس خوب صورت عمارت کے شمالی میں پنجاب پبلک لائبریری اور جنوبی سمت عجائب گھر واقع ہیں۔ مشرقی سمت محکمہ آبپاشی ومحکمہ تعمیرات کے دفاتر اور مغربی سمت نیشنل کالج آف آرٹس (سابقہ نام میو اسکول آف آرٹس) کی عمارت ہے۔ بارہ دری کے سامنے سے گزرنے والی سڑک لائبریری روڈ کہلاتی ہے۔ 1634 میں نواب وزیر خان نے ایک خوب صورت مسجد (مسجد وزیر خان) بھی تعمیر کروائی اور لاہور شہر کے باہر ایک وسیع وعریض باغ کی بنیاد ڈالی۔ اس باغ کو (نخلستان وزیر خان) کہا جاتا تھا کیوں کہ اس باغ میں کھجور کے درخت کثرت سے لگائے گئے تھے۔ مگر اب باغ کا یہ حصہ اور بارہ دری شہر کے مرکز میں گھر گئی ہے اور چاروں اطراف انگریزی دور کی مختلف عمارات تعمیر کر دی گئی ہیں۔ مورخین کا بیان ہے کہ وزیر خان کی بارہ دری کے گرد جو باغ بنایا گیا تھا۔ اس پر زر کثیر زمانہ کی نذر ہو گیا البتہ بارہ دری موجود اور محفوظ رہی۔

1799 میں رنجیت سنگھ، احمد شاہ ابدالی کی اجازت سے لاہور پر قبضہ کرنے میں کام یاب ہوا، تو سب سے پہلے اسی باغ یعنی نخلستان وزیر خان میں داخل ہوا۔ خود رنجیت سنگھ، وزیر خان کی بارہ دری میں قیام پذیر ہوا اور اس کی فوجوں نے بارہ دری کے گرد باغ میں ڈیرے ڈالے بعدازاں یہیں سے رنجیت سنگھ اپنی فوج کے ساتھ لاہوری دروازے کے راستے شہر میں داخل ہوا۔ 1799 سے 1849 تک کے عرصہ میں جب تک سکھوں کا راج رہا۔ بارہ دری اور باغ دونوں سکھوں کی چھاؤنی کے نام سے پکارے جاتے رہے۔ باغ تو سکھ فوج کے دم سے ویران ہوگیا، مگر چوں کہ بارہ دری میں سکھ حکام قیام کرتے تھے، اس لیے یہ سلامت رہے۔ 1849 میں جب پنجاب کا الحاق حکومت برطانیہ سے ہوا، تو انگریزوں نے ابتدائی دور میں اس بارہ دری کو فوجیوں کے کواٹروں کے طور پر استعمال کیا نیز یہ بارہ دری اس دور میں دیگر فوجی اغراض ومقاصد کے طور پر بھی استعمال ہوئی۔ اس کے گردونواح کا علاقہ یعنی باغ گورے سپاہیوں کی چھاؤنی کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ اس کے بعد محکمہ بندوبست کا دفتر اس بارہ دری میں بنایا گیا۔ پھر اسے کچھ عرصہ کے لیے تار گھر کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اس کے بعد انگریز دور میں ہی بارہ دری کو عجائب گھر بنایا گیا۔ آخر کار 1884 میں لیفٹیننٹ گورنر سر چارلس کی سفارش پر اس تاریخی عمارت میں پنجاب پبلک لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ غرض یہ بارہ دری جہاں نواب وزیر خان، گورنر پنجاب کچہری کیا کرتے تھے اور جو اپنے وقت کی ایک اہم عمارت تھی برسوں تک مختلف لوگوں اور مختلف محکموں کا اکھاڑہ بنی رہی۔ آثار قدیمہ، حکومت پاکستان کی نگرانی میں اس تاریخی عمارت کی تعمیر ومرمت اور دیکھ بھال کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔ اس بارہ دری کے گرد پانی کے تالاب تھے، جو مٹی وغیرہ بھرنے کے بعد نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے۔ محکمہ آثار قدیمہ نے ان کو تلاش کرنے کے بعد مٹی صاف کی اور ان کی مرمت کروائی بارہ دری کی وسیع عمارت تمام خشتی ہے اور اس خوب صورت اور دل کش عمارت کے چاروں کونوں پر چار خوش وضع برجیاں اور اس کے اندر نہایت نفیس محرابیں ہیں۔